السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور مُردوں پر رحمت کے لیے ہم جواپنے گھروں میں لوگوں کو اجرت دے کر پڑھاتے ہیں، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کا راجح قول یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر قرآن خوانی بدعت ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اس کا کوئی رواج نہ تھا۔ آپ نے اس کا حکم دیا نہ خود ایسا کیا بلکہ زیادہ سے زیادہ جو ثابت ہے وہ یہ کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:

(استغفروا لاخیکم واسالوا لہ بالتثبیت فانہ الان یسال) (سنن ابی داود' الجنائز' باب الاستغفار عند القبر للرجل' ح: 3221)

''اپنے بھائی کے لیے مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال پوچھے جائیں گے۔''

اگر قبر کے پاس قرآن خوانی حکم شریعت ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کا حکم دیتے تاکہ امت کو یہ حکم شریعت معلوم ہو جاتا۔ اسی طرح کسی میت کی روح کے ایصال ثواب کے لیے گھروں میں جمع ہو کر قرآن خوانی کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالح رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ مسلمان کے لیے حکم شریعت یہ ہے کہ جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو صبر کرے، اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھے اور زبان سے وہ کلمات کہے جو صبر کرنے والوں کا شعار ہے یعنی یہ کہے:

(انا للہ وانا الیہ راجعون' اللھم اجرنی ؤفی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا) (صحیح مسلم' الجنائز' باب ما یقال عند المصیبة؟' ح: 918)

''بے شک ہم سب اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم سب اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! میری اس مصیبت کا مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے بہتر بدل عطا فرما۔''

اہل میت کے ہاں اجتماع کرنا، قرآن خوانی کرنا، کھانے تیار کرنا اور اس طرح کے دیگر تمام امور بدعت ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ86

محدث فتویٰ